السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شرکیہ منتر پڑھنا اور فائدہ پہنچانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(شرکیہ منتر سے دم کرنا حرام ہے۔ اِنَّ الشِّرۡکَ لَظُلۡمٌ عَظِیۡمٌ ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ لاتشرک باللہ ان قتلت اوحرقت الخ (11جمادی الاول 58ہجری

تشریح

(بقلم مولوی الکارم ظفر صاحب مدرس مدرسہ اشاعت القرآن کھنڈیلہ)

گزارش ہے کہ شرکیہ الفاظ کے ساتھ دم کرنا یا کرانا شرعاً ممنوع اور حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان اللہ لم یجعل شفاء کم فی حرام (ابوحاتم فی صحیح) چونکہ شرک خبیث ہے اور خبیث کے ساتھ تداوی منع ہے۔ اس لئے ضرورت ہو یا غیر ضرورت ہر طرح حرام اور ناروا ہے۔ ابوداؤد میں ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الدواء الخبیث

اور دوسری جگہ مذکور ہے کہ عمرو بن حزم حضور رسالت مآب ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کانت عندہ فارقیة نرقی بہا من العقرب وانک نہیت عن الرقی قال اعرضوہا علی فقال ماأري باسا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ

جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے اس واسطے حکم دیا کہ اس رقیہ کو اس دم کو میرے سامنے پیش کرو۔ تاکہ اس کے درمیان شائبہ شرک ہو تو آپ ﷺ منع فرمادیں۔ جب آپ ﷺ نے سن لیا تب فرمایا۔ ماأري باسا اور اجازت دے دی کہ یہ دم کرلیا کرو۔ رسول اللہ ﷺ تو شرک سے بچانے کو نامعلوم دم سے بھی اجازت نہیں دیتے تھے۔ فکیف بیح الرقی بالکلمات الشرکیۃ نیز اسی حدیث سے معلوم ہوگیا کہ من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ عموم پر ہرگز نہیں۔ اگر ہوتی تو آپ ﷺ کیوں فرماتے؟ کہ اس کو سامنے لاؤ اور سن کر کیوں فرماتے۔ '' ماأري باسا اس کے علاوہ عوف اشجعی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کنا نرقی فی الجاہلیة یارسول اللہ کیف تري فقال اعرضوا علی رقاکم لاباس بالرقی مالم یکن فیہ شرک عوف کی حدیث سے معلوم ہوا لاباس بالرقی مالم یکن فیہ شرک عام ہے۔ اور من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ آپ کا کلام بے سود ہوجائے گا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ اور یہی توموقع تعاویز کا تھا۔ آپ ﷺ فرمادیتے کہ بوقت ضرورت شرکیہ کلمات کے ساتھ دم کرلیا کرو۔

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمة اللہ علیہ کتاب لتوحید میں باب النشرہ ذکر کرکے ایک حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر فرماتے ہیں۔

(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن النشرة فقال ہی من عمل الشیطان (رواہ احمد بسند جید وابوداؤد

اس مختصر کے بعد معلوم کرنا چاہیے کہ شرکیہ کلمات کے ساتھ شفا ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ اس فعل سے اللہ رب العالمین کی عزت میں دست اندازی ہوتی ہے۔ جس کے ہاتھ میں نفع اور نقصان ہے۔ جب دست اندازہ ہوئی تو شفاء کہاں سے خواہ ضرورت ہو یا غیر ضرورت ضرورت کے وقت اگر حرام حلال ہوجائے۔ تو ضرورت کے وقت مزارات پر جانا اور ان سے شفاء مریضاں وحل مشکلات طلب کرنا جائز ہوگا۔ اور ضرورت کے وقت جائز ہوگا۔ کہ زنا اور لواطت کرلیا کریں۔ ضرورت کے وقت چوری راہزنی اور دیگر محرمات جائز ہوں گے۔ ضرورت کے وقت جائز ہوگا۔ کہ کسی عورت کے ساتھ تعلق کرکے دعویٰ کرلیں کہ اس کے ساتھ میرا نکاح ہوا ہے۔ اور گواہ جعلی پیش کردیں۔ خاوند والی عورت کو جیت کرلے جایئں۔ جب شرک کرنا کرانا جائز ومباح ٹھرا تو منہیات ومحرمات بطریق اولیٰ جائز ہوں گے۔ جو شخص قوت رجویت میں کمزور ہو۔ اس پر رحم کرکے اس کی عورت کے ساتھ حرام کاری شروع کردیں تاکہ رب العالمین اس کو اولاد دے۔ اور دلیل یہ پیش کریں۔ من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ بس پھر تو دنیا میں لطف آجائے۔ نعوذ باللہ من ھذا

معلوم ہوا کہ حدیث میں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ عموم پر ہرگز نہیں۔ اور جب عموم پر نہیں تو شرکیہ کلمات سے جھاڑ پھونک کس طرح جائز ہوگا۔ جبکہ صراحتہ ادلہ حرمت موجود ہوں۔ (اہلحدیث 6 محرم 1351ہجری)

(دیگر (از قلم حافظ مولانا مولوی ابو عمران عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی

حضرت زینت رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے ۔ کہ میرے گلے میں ایک یہودی کا تعویز بندھا ہوا تھا ۔جسے میرے شوہر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر توڑ پھینکا اور فرمایا کے اس قسم کے بے ہودہ اور شرکیہ تعویزات عبد اللہ کے اہل و عیال کو ہر گز مناسب نہیں ۔ میں نے عرض کیا'' مجھے سے فائدہ معلوم ہوتا ہے '' فرمایا کہ یہ شیطانی عمل ہے ۔ کیا رسول اللہ ﷺ کا تجویز کردہ تعویز

اذہب الباس رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الاشفاء ک شفاء لایغادر سقما

تیرے لئے مفید اور کافی نہیں ۔ (احمد ابو داؤد ابن ماجہ ۔ ابن حبان مستدرک) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے جھاڑ پھونک سے بالکل روک دیا تھا ۔ پھر منتروں سے اس کے الفاظ سن کر اس شرط پر اجازت دی کہ اس میں شرکیہ الفاظ ہر گز نہ ہوں ۔

لاباس بالرقی مالم یکن فیہ شرک

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 110

محدث فتویٰ